عبدالحق :

موادی تجزیہ: ایک تحقیقی طریق کار

اس مقالے کا مقصد موادی تجزیے کے طریقے کو اردو داں حلقوں میں متعارف کرانا اور یہ تجویز کرنا ہے کہ اس طریقے کو اردو تنقید و تحقیق کے دائرے تک وسعت دی جا سکتی ہے۔

موادی تجزیہ (content analysis) ایک کثیرالمقاصد تکنیک ہے جو مختلف معاشرتی علوم (بین الاقوامی روابط، ذرائع ابلاغ عامہ، علم سیاسیات اور علم نفسیات) کی تحقیق میں مشترکہ طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

یہ بات صاف ظاہر ہے کہ معاشرتی علوم اور انسانی علوم میں تحقیق کا انحصار تحریری مواد کے تجزیے اور اسکے محتاط مطالعے پر ہے۔ موادی تجزیہ، کسی بیانی یا تحریری مواد کے مضمون کا منظم طور پر تجزیہ کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ تحریری مواد اردو شعر و ادب بھی ہوسکتا ہے۔

برناڈ برلسن (Bernad Berelson, 1954) موادی تجزیے کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے، "یہ طریقہ مواد کے ظاہری مضمون کا غیر جانبدارانہ، منظم اور مقداری تجزیہ ہے"۔

اولے ہولسٹی (Ole Holsti, 1968) موادی تجزیہ کی جامع اور مختصر تعریف یوں کرتا ہے، "ابلاغ کی خصوصی صفات کی واضح

اور منظم شناخت سے نتیجہ اخذ کرنے والا کوئی بھی طریقہ موادی تجزیہ ہے"۔

مذکورہ بالا تعریف سے مواد ی تجزیے کی تین خصوصیات معروضیت یا غیر جانبداری ، تنظیم اور عمومیت ھیں۔ معروضیت کی خصوصیت یہ ھے کہ تجزیے ایسے واضح اصولوں پر کیا جائے جو دو یا دو سے زاید اشخاص کو ایک تحریر سے یکساں نتائج حاصل کرنے میں مدد دے سکیں ۔ اسکا مطلب یہ ھے کہ تجزیے میں تعصب کا کوئی دخل نہ ھو۔

دوم ، ایک منظم تجزیے میں، مضمون کی شمولیت یا اخراج انتخاب کی کسوٹی کے مطابق کیا جاتا ھے اور ضروری نہیں کہ منتخب مواد محقق کے مفروضات کی تائید کرتا ھو۔ مزید یہ کہ منظم تجزیہ، غیر جانبداری قائم رکھنے میں محقق کی مدد کرتا ھو۔

سوم ، عمومیت سے مراد یہ ھے کہ نتائج ایسی معلومات دیتے ھوں جو قدرے سائنسی اھمیت کے حامل ھوں ۔ یہ تینوں تقاضے صرف مواد ی تجزیہ کے لیے ھی نہیں ھیں بلکہ تمام سائنسی تحقیق کے لیے اھم شرائط کی حیثیت رکھتے ھیں۔ بقول ھولسٹی "مضمون کے تجزیے کی سائنسی تحقیق کے لیے مواد ی تجزیہ موزوں ترین طریقہ کار ھے"۔

مواد ی تجزیہ کی بنیاد مقداریت ھے یعنی معطیات کو اعداد میں ظاھر کرنا۔ دوسرے الفاظ میں محقق اپنے رحجانات اور تعصبات کی بجائے درست اعداد کے ذریعے حقیقت کی نشاندھی کرتا ھے۔

مواد ی تجزیے کی خوبیاں :

مواد ی تجزیہ اکثر ذرائع ابلاغ (ریڈیو، ٹی وی اور اخبار) کی تحقیق کے لیے استعمال ھوتا ھے۔ حالانکہ یہ طریقہ ، کسی بھی قسم

کے تحریری یا بیانی مواد بشمول انٹرویو، خطوط، نظمیں، نثر، افسانے، کارٹون اور اشتہارات وغیرہ کے لیے بھی موزوں ہے۔ موادی تجزیے کے ذریعے ایک شخص عام لوگوں سے تعلق قائم کیے بغیر معاشرتی تحقیق کر سکتا ہے۔ جس کے لیے کسی تجربہ گاہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ موادی تجزیے کے لیے مواد کی فراہمی کسی لائبریری یا اخباری فائل سے ہوتی ہے۔ لہٰذا دوسرے تحقیقاتی طریقوں کے مقابلے میں یہ طریقہ کار اضافی خصوصیات رکھتا ہے۔ اس میں محقق ایسا مواد استعمال کرتا ہے جو پہلے سے دستیاب ہو۔ اس طرح اس ممکنہ تعصب کا خاتمہ ہو جاتا ہے جو اس صورت میں ظاہر ہوسکتا ہے جب کہ محقق کسی انٹرویو یا مشاہداتی مطالعے سے معطیات اکٹھا کرے۔ لہٰذا یہ ایک چھپا ہوا (unobtrusive) مطالعاتی طریقہ کار ہے جو کہ تجرباتی تعصب (experimenter bias) سے آزاد ہے۔ موادی تجزیے میں محقق، تجزیاتی مواد پر اثر انداز نہیں ہوتا ہے۔ مواد تحقیق سے قبل اور بعد میں یکساں رہتا ہے۔ اس طرح اگر مواد پہلے سے دستیاب ہو اورگذشتہ مطالعے میں ناقابل تبدیل رہا ہو تو ایک شخص کے لیے تحقیق کو دھرانا آسان ہوتا ہے۔ موادی تجزیہ وقت کے لحاظ سے رجحانات کے تقابل کی اجازت دیتا ہے۔ یہ طریقہ کار مختلف اقوام کے مابین بین الثقافتی تقابل کے لیے بیحد موزوں ہے۔

نفسیات میں موادی تجزیے کا استعمال

دراصل موادی تجزیے کا آغاز سنہ ۱۹۳۰ع کی ابتدا میں ہنری مرے (Murray, 1938; 1965) اور ان کے رفقاً نے کی جن لوگوں کا تعلق هارورڈ نفسیاتی کلینک سے تھا۔ مرے نے انسانی محرکات (motives) کے میدان میں تحقیقاتی عمل کو فروغ دینے میں

بہت اہم کردار ادا کیا۔ ڈیوڈ میک لی لینڈ اور اسکے رفقاٗ (Atkinson, 1958) نے تین اہم معاشرتی محرکات مثلاً، حصول مقصد (Achievement)، الحاق (Affiliation) اور طاقت (Power) کے محرکات کی قوت کا تخلیقی ادب میں موادی تجزیہ کے ذریعے تعین کیا۔ میک لی لینڈ نے اپنی شہرہٗ آفاق کتاب "The Achieve-ment Society" میں یہ فرضیہ مقرر کیا کہ تخلیقی ادب، لوک کہانی اور بچوں کی کہانیوں میں بیان کی گئی حصول مقصد کی خواہش کا تعلق تیز تر معاشی ترقی کے ساتھ ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں حصول مقصد کی سطح کے مطالعے کے لیے اس نے ان معاشروں میں رائج ثقافتی قصوں کا موادی تجزیہ کیا۔ اس نے محتاط انداز میں ۵۰ ثقافتوں اور ہر ثقافت میں سے ۱۲ ثقافتی کہانیوں کو موادی تجزیے کےلیے منتخب کیا۔ اس تحقیق سے اول الذکر مفروضے کی تصدیق ہوئی کہ معاشرے میں حصول مقصد کی خواہش اس معاشرےکی اقتصادی حالت کے ساتھ مثبت تعلق رکھتی ہے۔ کمتر حصول مقصد کی حامل ثقافتیں زیادہ روایت پسند تھیں۔ میک لی لینڈ کی تحقیقات سے قبل ذہنی تصورات اور رویے کے مطالعے کے لیے ایک تحقیقی طریقے کی حیثیت سے موادی تجزیے کا استعمال جنگ عظیم دوئم سے قبل ہوا جب "Writers War Board" نے کولمبیا یونیورسٹی میں اطلاقی معاشرتی تحقیق کے ادارےکے ماتحت "ذخیرہ شدہ کرداروں" کا تفصیلی تجزیہ کیا جس میں ذرائع ابلاغ عامہ مثلاً، ناول، مختصر کہانیاں، اخبارات، فلمیں، اسٹیج اور ریڈیو شامل ہیں۔ مذکورہ بورڈ نے ۱۹۴۵ء میں آلپورٹ (Allport, 1954) کی سربراہی میں "How Writers Perpetuate Stereotype" کے نام سے کتاب شائع کی۔

برلسن اور سالٹر (Berelson and Salter, 1964) نے جو

"Writers War Board" کے ساتھ منسلک تھے، ایک سو اٹھانوے کہانیوں کا موادی تجزیہ کیا تھا جو ۱۹۳۷ء اور ۱۹۴۳ء میں امریکہ کے زیادہ پڑھے جانے والے آٹھ رسالوں میں چھپی تھیں۔ امریکی اقلیتی اور اکثریتی کرداروں کے مقداری تجزیے نے نمایاں فرق کو ظاہر کیا۔ اس تجزیے سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ کہانیوں میں امریکی قوم (White - Protestant English - Speaking Anglo-Saxon) کے مقابلے میں غیر ملکی اقلیتی قوموں کے تمام افسانوی کرداروں میں سیاہ فام اور یہودیوں (امریکی اقلیت) کی گھٹیا تصویر کشی کی گئی۔ موادی تجزیے سے کی گئی تحقیقات کا ایک دوسرا سلسلہ امریکی روسی تصورات سے تعلق رکھتا ہے جسکا تفصیلی ذکر عبدالحق (۱۹۸۴ء) کے مقالے میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس قسم کی تحقیق میں اینجل، ڈنہم اور سنگر (Angell, Dunham and Singer, 1964) کا نام قابل ذکر ہے۔ یہ تحقیقات یکم مئی ۱۹۵۷ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء تک جاری رہیں اور اسے مکمل کرنے میں ۳ سال کا عرصہ لگا۔ حاصل شدہ نتائج فرضیہ 'مظہر صورت آئینہ' کی تائید کرتے ہیں۔ امریکہ و روس کی باہمی سرد جنگ کے سلسلے میں دونوں فریقین نے ایک دوسرے کو جارحیت پسند اور دھوکے باز قرار دیا۔ ایکہارٹ اور وھائٹ (Eckhardt and White, 1967) نے Khrushchev and Kennedy کی عوامی تقاریر کے مقداری تجزیے کے ذریعے فرضیہ 'مظہر صورت آئینہ' کی توثیق کی گئی۔

اس مختصر جائزے کے بعد قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ نفسیات و دیگر معاشرتی علوم میں موادی تجزیے کے استعمال کی تفصیل کے لیے اولے ہولسٹی (Ole Holsti 1968) اور برنارڈ برلسن (Bernard Bereleson, 1985) کے مقالوں کا مطالعہ کریں۔

اب ہم اس بات کی کوشش کریں گے کہ ایک مثال میں موادی تجزیے کے طریقۂ کار کو واضح کریں تاکہ نقاد، اردو تنقید کے سلسلے میں اس تکنیک سے کچھ فائدہ حاصل کرسکیں۔

اردو افسانوی ادب کا موادی تجزیہ:

ایک پاکستانی ماہر نفسیات سیما پرویز (Pervaiz, 1986) نے چاروں صوبوں میں ثانوی اسکول میں استعمال ہونے والی چار درسی کتابوں میں پائے جانے والے تین محرکات مثلاً، حصولِ مقصد، قوت اور الحاق کا تجزیہ کیا۔

افسانے میں پائے جانے والی خصوصی صفات کی واضح شناخت کے لیے درج ذیل امور کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔

(۱) مواد کا انتخاب (Sampling):

مواد کے انتخاب کا اصول یہ ہے کہ جتنی زیادہ مقدار میں مواد کا تجزیہ کیا جائے گا اتنا ہی زیادہ مصدقہ نتائج برآمد ہوں گے۔ مثلاً، دس سال کی مدت تک جاری رہنے والے ماہانہ رسالے کا مطالعہ کیا جائے تو مطالعے کے لیے ۱۲۰ نمبر دستیاب ہوں گے۔

بچت کرنے کے لیے، محقق ان سب کو استعمال کرنے کے بجائے نمونے (Sampling) کے ذریعے اس تعداد میں کمی کرنے کا فیصلہ کرسکتا ہے۔ غالباً چار شمار نمبر فی سال کا نمونہ (Sample) کافی ہوگا۔ محقق کو صرف ان افسانوں کو ہی استعمال نہیں کرنا چاہیے جو اسکے فرضیے کی تائید کرتے ہیں۔ مواد کا نمائندہ نمونہ حاصل کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ یہاں ہم اردو رسالے کے ہر تیسرے شمار نمبر کو استعمال کرنے کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔ اس طرح تجزیے کے لیے کل ۴۰ شمار نمبر ہوتے ہیں۔

(۴) تجزیے کی اقسام کا انتخاب:

مواد کے انتخاب کے بعد تجزیے میں مندرجہ ذیل امور کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔

(الف) درجہ بندی کرنا (ب) تجزیے کی اکائی (ج) گنتی کا نظام۔

(الف) درجہ بندی کا انتخاب کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اہم مرکزی خیال کی شناخت کے لیے مواد کا سرسری جائزہ لیا جائے۔ ان کو دیکھ لینے کے بعد ان کی فہرست بنائی جاسکتی ہے۔ درجات جو کہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں ان کو ملایا جاسکتا ہے۔ درجہ بندی کرنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا ہے۔ اس مثال میں مختصر کہانیوں کے مواد کو تین اہم محرکات کے تجزیے کے لیے منتخب کیا گیا ہے، یعنی افسانے میں پائے جانے والے حصولِ مقصد، قوت اور الحاق کے محرکات۔ درجہ بندی اور ذیلی درجے کے تجزیے کے لیے قارئین کو اٹکنسن (Atkinson, 1958) کی کتاب "Motives in Fantasy, Action and Society" کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ یہ عام طریقہ اہم مرکزی خیال سے تعلق رکھنے والی مختصر کہانیوں میں کرداروں کے تجربات اور طرز عمل کے کئی پہلوؤں کی درجہ بندی کرتا ہے۔

(ب) تجزیے کی اکائی کے بارے میں بھی فیصلہ اہم ہے۔ محقق، جملوں (مثلاً ... الفاظ) پیراگراف، صفحات یا پوری مختصر کہانی کا تجزیہ کر سکتا ہے۔ سیماپرویز (Pervaiz, 1986) نے اپنی تحقیق میں ہر مختصر کہانی کو تجزیے کی اکائی کی حیثیت دی ہے۔

(ج) تجزیے کی اکائی میں ایک خاص صفت کی موجودگی یا غیر موجودگی کو تلاش کرنا چاہیئے۔

گنتی (scoring) کے لحاظ سے ایک محرک کی موجودگی (مثلاً حصول مقصد) کو ایک نمبر ملے گا اور اسکی غیر موجودگی کو صفر ملے گا۔

مواد کی تقسیم اور شناخت کے لیے کوڈر (coder) کو چاہیے کہ تجزیے کی اکائی میں ایک مخصوص محرک کے تخیل کی موجودگی کی شناخت کر کے اس کی مجموعی مقدار کی گنتی کرلے۔

تجزیے کا گوشوارہ :

صحت کو جانچنے کے لیے پہلا قدم، 'اسکورنگ' کے نظام کے استعمال کے لیے دو کوڈروں کو تربیت دینا ہے۔ کوڈر کو غیر یقینی حالت میں محقق سے سوال پوچھنے اور اپنے شکوک کا اظہار کرنے کی آزادی ہونا چاہیے۔ اگر کوڈر کو اچھی طرح سے تربیت نہ دی جائے تو 'اسکورنگ' کا بہتر نظام بھی غیر صحت مند ہوسکتا ہے۔ تربیت کا آغاز 'اسکورنگ' کے نظام کی مفصل وضاحت کے بعد محقق کی زیر نگرانی 'اسکورنگ' کے مواد کی مشق کے ساتھ ہونا چاہیے۔ مواد، حقیقی تحقیق میں استعمال ہونے والے مواد کے مشابہ ہونا چاہیے۔

تجزیے کی اکائی کو استعمال کرتے ہوئے ایک ہی افسانے کا موادی تجزیہ کرنے والے دو کوڈروں کو یکساں نتائج حاصل ہونے چاہییں۔ صحت اس وقت بہت زیادہ ہوتی ہے جب گنتی کے نظام کے سلسلے میں کوڈروں کی اچھی تربیت کی گئی ہو۔

تجزیے کے گوشوارے میں یہ دیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ تجزیے کی مخصوص قسم پر مشتمل وصف دیے گئے تجزیے کی اکائی (unit of analysis) میں موجود ہے یا نہیں۔ اس لیے ضروری

ہے کہ مخصوص وصف کی پوری پوری وضاحت کردی جائے تاکہ کوڈروں کو اس کی شناخت میں آسانی ہوسکے۔ مثلاً، تحصیل کے محرکات (achievement motives) کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا جائے۔

تحصیل کے محرک سے مراد ہے کسی شے کے حصول کے لیے معیاری برتری کے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش۔ اہم کردار جو کچھ کرنا چاہتا ہے یا جس خواہش کا اظہار کرتا ہے یا معیاری برتری کے ساتھ جس مقصد کے حصول کا ارادہ کرتا ہے، وہی تحصیل کے محرک کی 'اسکورنگ' کے لیے لازمی کسوٹی ہے۔ اس معیار کی برتری کا تعلق ہمیشہ دوسروں کے ساتھ مقابلے سے نہیں ہوتا، بلکہ اسکا تعلق کسی کی ذاتی ضروریات کے لیے اچھی کارکردگی یا کسی کی اپنی گذشتہ کارکردگی سے مقابلے کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔ ایک دوسری اہم صورتحال جس میں تحصیل کے محرک کی موجودگی فرض کی جاتی ہے، وہ ہے جہاں کہانی کا کردار ایک منفرد کام سرانجام دینے کی کوشش کرتا ہے، مثلاً، ایک فنکارانہ تخلیق، ایجاد یا کسی غیر معمولی ہنر کی تکمیل۔ اگر کردار کسی طویل مدت میں پورے ہونے والے مقصد کے حصول کے لیے کوشاں ہو تب بھی تحصیل کے محرک کی 'اسکورنگ' کی جاتی ہے۔

حوالے

1. Allport, G.W. The Nature of Prejudice. Reading, Mass.: Addison-Wesley, 1954.
2. Angell, R.C., Dunham, V.S., and Singer, J.D. Social values and foreign policy attitudes of Soviet and American elites. Journal of Conflict Resolution, 1964, 8, 330-401.
3. Atkinson, J.W. (Ed.) Motives in Fantasy, Action and Society. Princeton, N.J: Van Nostrand, 1958.
4. Berelson, B. Content Analysis. In G. Lindzey (Ed.) Handbook of Social Paychology. Volume 1. Reading, Mass.: Addison-Wesley, 1954. PP. 488-522.
5. Berelson, B., and Salter, P.J. Majority and minority Americans: An analysis of magazine fiction. Public Opinion Quarterly, 1964, 10, 161-190.
6. Duijker, R C. J., and Frijda, N. H. National Character and National Stereotypes. Amsterdam: North-Holland Publishing Co., 1960.
7. Eckhardt, W., and White, R.K. A test of mirror-image hypothesis: Kennedy and Khrushchev. Journal of Conflict Resolution, 1967, 11, 325-332.
8. Haque, Abdul Measuring national stereotypes. Pakistan Journal of Psychology, 1984, 15, 3-22.
9. Holsti, O R. Content Analysis. In G. Lindzey., and E. Aronson. (Eds,) The Handbook of Social Psychology, Volume 2. Reading, Mass.: Addison-Wesley,1968. pp. 596-692.
10. McClelland, D.C. The Achieving Society. New York: Van Nestrand, 1961.
11. Pervez, Seema. Content anlysis of fiction in Secondary School textbooks. Pakistan Journal of Psychological Research, 1986, 1, 35-48.